Regd no L 5254

268

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

روزنامہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ... عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹۷۹

لاہور

خطبہ نمبر ۳۹

بدھ ۱۵ صفر المظفر سنہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۴۰ | ۲۲ نبوت ۱۳۳۰ ہش ۲۲ نومبر ۱۹۵۱ء | نمبر ۲۶۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خان عبد الغفار خان بخیریت ہیں!

کراچی ۔ ۲۱ نومبر۔ آج یہاں ایک سرکاری اعلان میں ہندوستانی اخباروں کی اس خبر کو غلط اور بے بنیاد بتایا گیا۔ کہ خان عبد الغفار خان کی صحت اچھی نہیں ہے ۔ اعلان میں کہا گیا ہے ۔ کہ خان عبد الغفار خان بخیریت ہیں اور ان کے لڑکے کو ان سے ملنے کی اجازت دی گئی ہے ۔

نئی دہلی ۔ ۲۱ نومبر۔ حکومت ہندوستان نے خام پٹ سن کا برآمدی محصول سو روپے سے ۴ سو روپے فی ٹن کر دیا ہے

اخبار احمدیہ

لاہور ۔ ۲۱ نومبر۔ نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔ احباب موصوف کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرماتے رہیں ۔

لاہور ۔ ۲۱ نومبر۔ امیر جماعت احمدیہ لاہور شیخ بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں :۔ محترمی ناظر صاحب تعلیم و تربیت ہماری رہنمائی کے لئے ربوہ سے یہاں تشریف لائے ہیں ۔ لہٰذا حلقہ جات کے صدر صاحبان و سیکرٹریاں صاحبان تعلیم و تربیت آج بروز بدھ مغرب کی نماز جامع مسجد بیرون دہلی دروازہ میں ادا کریں ۔ وقت کی پابندی ملحوظ رہے ۔

ویت نام اور دیگر ماتحت ملکوں کو جلد از جلد آزادی دی جائے
(ظفر اللہ خان)

لیک سکسیس ۔ ۲۱ نومبر۔ مجلس اقوام کے سکرٹری جنرل مسٹر لی کے مسودۂ امن کے سلسلے میں کل جنرل اسمبلی کو خطاب کرتے وقت پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خان نے اس بات پر زور دیا ۔ کہ ویت نام اور دیگر اسی قسم کے تمام ماتحت ملکوں کو فوراً آزادی دی جائے ۔ آپ نے کہا پاکستان کی نو آبادیوں کی بہبودی اور آزادی کے لئے خاص طور پر مطالبہ کرتا ہے ۔ چودھری محمد ظفر اللہ خان نے اس بات پر بھی زور دیا ۔ کہ پسماندہ ملکوں کو جلد از جلد کسی ٹھوس پروگرام کے ماتحت معقول فنی امداد بہم پہنچائی جائے مسٹر لی کی قرارداد کے حق میں ۱۵ اور مخالفت میں ۵ ووٹ آئے ۔ قرارداد میں کہا گیا ۔ کہ رپورٹ کے بیشتر حصے برائے غور مجلس اقوام کے روبرو پیش ہوں ۔

نسلی آبادی کے قانون پر عمل درآمد ملتوی

لیک سکسیس ۔ ۲۱ نومبر۔ اقوام متحدہ کی خاص پولیٹیکل کمیٹی نے جنوبی افریقہ سے کہا ہے کہ نسلی آبادی کے قانون پر عمل درآمد اس وقت تک ضرور ملتوی رکھا جائے جب تک کہ پاکستان ہندوستان اور جنوبی افریقہ کے درمیان اس معاملے پر کانفرنس نہیں ہو جاتی ۔ اور کہ یہ کانفرنس یکم اپریل ۱۹۵۲ء سے پہلے پہلے ہو جانی چاہیئے ۔

کراچی لیگ کے انتخاب!

کراچی ۔ ۲۱ نومبر۔ پاکستان مسلم لیگ کے صدر مسٹر لیاقت علی خان نے مسٹر یوسف خٹک کی صدارت میں ایک کمیٹی اس لئے قائم کی ہے کہ وہ کراچی میں مسلم لیگ کے انتخابات کا انتظام کرے ۔ ۴ اختیارات بھی ڈپٹی کمشنر صاحبان کو بحال کر دیا گیا ہے ۔

مشرقی پنجاب کے کواپریٹو اداروں کی امانتیں
یکم دسمبر سے ملنی شروع ہوں گی

لاہور ۔ ۲۱ نومبر۔ یکم دسمبر ۱۹۵۱ء سے پنجاب پراونشل کواپریٹو بنک لمیٹیڈ لاہور کی طرف سے مشرقی پنجاب کے کواپریٹو اداروں میں امانتیں چھوڑ کر آنے والے مسلم مہاجرین کو پچاس فیصدی (ا) یا رقوم کی ادائیگی شروع ہو جائے گی جن متعلقہ اشخاص نے اپنے مطالبات کی پچاس فیصدی رقم وصول کر لی ہے وہ اب اپنی بقایا رقوم ان کواپریٹو بنکوں سے وصول کر سکتے ہیں ۔ جہاں سے انہوں نے پہلے رقوم وصول کی تھیں ۔ تشریح طلب امور کے لئے چیف آڈیٹر محکمہ انجمن ہائے امداد باہمی ۱۱ کوئینز روڈ لاہور سے رابطہ پیدا کیا جائے (سرکاری اطلاع)

کرائے باقساط ادا کرنے کی رعایت!

لاہور ۔ ۲۱ نومبر۔ متروکہ جائیدادوں کے کرائے زیادہ جمع ہو جانے کی وجہ سے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ انہیں باقساط وصول کیا جائے ۔ چنانچہ مہاجروں سے ۹ یکساں ماہوار قسطوں میں اور مقامیوں سے ۳ قسطوں میں بقایا کرائے وصول کرنے کے احکام جاری ہو چکے ہیں ۔ مستحق رعایت اشخاص کی اقساط کی تعداد بڑھانے کا ۲

ہر پاکستانی سے ترتیب آئین کے معاملے میں تعاون کی اپیل کی ۔ اسمبلی نے آج ایک اور تحریک پر مرکزی مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کی سفارش پر سندھ کی طرف سے ۷ نامزد ارکان مرکزی اسمبلی کے ناموں کی توثیق کر دی ۔ آج اسمبلی نے ایک اور قانون پیش کیا جس کی رو سے پاکستان کے چیف جسٹس کو اختیار دیا گیا ہے ۔ کہ فیڈرل کورٹ کے کسی جج کی غیر حاضری کی صورت میں وہ کسی ہائی کورٹ کے جج سے درخواست کر سکتے ہیں کہ وہ کام کریں ۔

بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر بحث ملتوی
پاکستان دستوریہ کی کارروائی

کراچی ۔ ۲۱ نومبر۔ آج صبح مجلس دستور ساز نے بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی عارضی رپورٹ پر اس اجلاس میں بحث نہ کرنے کی خان لیاقت کی تحریک منظور کر لی اور فیصلہ کیا ۔ کہ جن لوگوں کو اس سے دلچسپی ہے وہ ۳۱ جنوری ۱۹۵۲ء تک اپنی ٹھوس تجاویز دفتر کو بھیج دیں ۔ وزیر اعظم پاکستان نے اس سلسلے میں تقریر کرتے ہوئے کہا کمیٹی اگر پسند کرے گی ۔ تو عوام کی ان پیش کردہ ٹھوس اور قطعی تجاویز کے متعلق بھی سفارشات کرے گی ۔ آپ نے کہا جب سے رپورٹ شائع ہوئی ہے ۔ عوام اور اخباروں کی طرف سے اس پر بہت لے دے کی گئی ہے بعض کی نکتہ چینی لاعلمی پر مبنی ہے بعض سچے دل سے اس میں ردو بدل کے خواہاں ہیں لیکن ایک طبقہ محض عوام کو گمراہ کرنے کے لئے شور و شر پھیلا رہا ہے ۔ مجھے معلوم ہے کہ ہمارے اس اقدام سے آئین کی ترتیب کے معاملے میں تاخیر ہوگی ۔ لیکن چونکہ ہم ایک جامع و مانع آئین چاہتے ہیں ۔ لہٰذا ہمیں یہ تاخیر خندہ پیشانی سے برداشت کرنا ہوگی ۔ آپ نے کہا ۔ یہ خلوص دل سے ایک دعوت ہے چیلنج نہیں ۔ لہٰذا معترضین کو چاہیئے ۔ کہ ٹھوس دعاوی مع دلائل پیش کریں ۔ کہ کون کون سی بات قرارداد مقاصد سے باہر رہ گئی ہے ۔ آپ نے آخر میں

نزدیک و دور سے

لاہور ۔ ۲۱ نومبر۔ پنجاب شیڈول کاسٹ فیڈریشن نے مشرقی بنگال کی وزارت میں اقلیتوں کے نمائندے مسٹر ڈی ۔ این برودی کو پنجاب اسمبلی میں فیڈریشن کے امیدوار کی حمایت کے لئے آنے کی دعوت دی ہے ۔ (سٹار)

مانچسٹر ۔ ۲۱ نومبر۔ کاٹن بورڈ کے اعلان کے مطابق اکتوبر کے چوتھے ہفتہ میں روئی ۔ ایون اور مخلوط دھاگہ کی مجموعی تعداد ۲۲ کروڑ پاؤنڈ تیار ہوئی ۱۹۴۱ء کے بعد یہ دھاگے کی پیداوار کا ریکارڈ ہے ۔ (سٹار)

برلن ۔ ۲۱ نومبر۔ مغربی جرمنی کے امریکی ۔ برطانوی اور فرانسیسی منطقوں سے برلن جانے والوں کو مشرقی جرمن حکومت کے ایجنٹ بہلا کر اور دھمکا ڈرا کر اشتراکی جاسوس بننے کی تلقین کرتے ہیں ۔

طہران ۔ ۲۱ نومبر۔ وہ ثالثی کمیشن جو افغانستان اور ایران کے درمیان دریائے ہلمند کے پانی کی تقسیم کا فیصلہ کرنے والا ہے ایرانی سرحد پر پہنچ گیا ہے ۔ (سٹار)

امرتسر ۔ ۲۱ نومبر۔ پاکستان کے ننکانہ صاحب کی زیارت کے لئے ۵۰۰ کی بجائے سو سکھ زائرین کی آمد پر رضامند ہو جانے سے سکھوں کی پربندھک کمیٹی نے بائیکاٹ کا فیصلہ واپس لے لیا ہے ۔

دمشق ۔ ۲۱ نومبر۔ اردن نے سرکاری طور پر امریکی حکومت سے درخواست کی ہے کہ اسے صدر ٹرومین کے چار نکاتی پروگرام سے مستفید ہونے والی قوموں کی فہرست میں شامل کر لیا جائے (سٹار)

لاہور ۔ ۲۱ نومبر۔ اکتوبر ۱۹۵۱ء میں پنجاب کے سرکاری روزگار دفاتر میں کل ۸ ہزار ۷ سو سترہ اشخاص نے نام درج کرائے ۔ ان میں سے کل ۲ ہزار ۳۵ اشخاص کو ملازمت مہیا کی گئی ۔ اس وقت ایک ہزار چار اشخاص اشیاء تیار کرنے کی تربیت حاصل کر رہے ہیں ۔

بغداد ۔ ۲۱ نومبر۔ عرب دار الحکومتوں میں ہر ممکن صورت حال کے لئے تیار رہنے کا ایک فوجی منصوبہ زیر غور ہے ۔ اسے شامی وزیر اعظم ناظم القدسی نے پیش کیا ہے (سٹار)

رکسول ۔ ۲۱ نومبر۔ نیپالی کانگریس کے لیڈر نے کہا ۔ کہ کوئی عجب نہیں رانا حکومت اس ہفتے کے اندر اندر ہی معزول ہو جائے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے وطن مالوف بھیرہ تشریف لے جا رہے ہیں

لاہور ۔ ۲۱ نومبر۔ سرگودھا سے مکرم مرزا عبد الحق امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سرگودھا اطلاع دیتے ہیں :۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بتاریخ ۲۶ نومبر ۱۹۵۱ء کو (بروز اتوار) حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے وطن مالوف بھیرہ تشریف لے جائیں گے ۔ نماز ظہر مسجد احمدیہ میں پڑھانے کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو خطاب فرمائیں گے ۔ اور اسی روز واپس تشریف لے آئیں گے ۔

مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام ہوگا ۔ رات بھیرہ ٹھہرنے والے دوست بستر ہمراہ لائیں ۔ عام ریل گاڑیوں کے علاوہ جو ملکوال سے بھیرہ جاتی ہیں ۔ سرگودھا کی جانب سے جانے والے دوست اگر صبح ۸ بجے کی گاڑی سے بھلوال جائیں تو بھلوال سے بھیرہ جانے کے لئے بسوں کا انتظام ہوگا ۔ اسی طرح شام کو بھیرہ سے بھلوال کے لئے بسیں مل سکیں گی ۔

معمداحمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کی ۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءھا کیلئے خاص دعاؤں کی تحریک

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رتن باغ لاہور

حضرت اماں جان ام المومنین اطال اللہ ظلہا کی صحت کچھ عرصہ سے بہت گر گئی ہے۔ اور کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ بے شک عمر بھی زیادہ ہے۔ کیونکہ اس وقت ان کی عمر قریباً پچاسی ۸۵ سال کی ہے (وہ ۱۸۸۴ء میں اٹھارہ سال کی عمر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بیاہی گئی تھیں) اور عمر کے نتیجہ میں صحت کا گرنا اور کمزوری کا بڑھنا ایک طبعی امر ہے۔ لیکن گذشتہ چند ماہ سے حضرت اماں جان کی صحت میں غیر معمولی فرق آیا ہے۔ اور طبیعت زیادہ مضمحل رہنے لگ گئی ہے۔ پس میں تمام مخلصین جماعت سے عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءھا کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعا کریں کہ خدا تعالےٰ اس مبارک تعویذ کو ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے۔ اور حضرت اماں جان کی برکتوں کے زمانہ کو جو حقیقۃً بے نظیر ہیں ہمارے لئے لمبے سے لمبا کر دے آمین یا ارحم الراحمین

میں بعض قرائن سے سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالےٰ حضرت اماں جان کو کم و بیش بانوے سال کی عمر عطا کریگا لیکن یہ محض میرا قیاس ہے۔ جس کی تائید میں میرے پاس کوئی یقینی دلیل نہیں ہے۔ اور گذشتہ چند ماہ میں حضرت اماں جان کی صحت اس سرعت کے ساتھ گری ہے کہ میرے دل میں ڈر پیدا ہونے لگا ہے والامر بید اللہ وھو المستعان ونرجوا من اللہ خیراً۔

حضرت اماں جان اطال اللہ ظلہا کے وجود کی برکت اس بات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے متعلق آج سے چودہ سو سال پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ اعلان فرمایا کہ:

یتزوج ویولد لہ

"یعنی مسیح موعود شادی کرے گا اور اس شادی سے اس کی اولاد بھی ہوگی۔"

اس حدیث کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صراحت فرمائی ہے کہ اس میں حضرت ام المومنین کی طرف اشارہ ہے۔ پھر خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے بھی خدا نے فرمایا کہ:

اذکر نعمتی رأیت خدیجتی

"یعنی میری نعمت کو یاد رکھ کہ تو نے میری موعودہ خدیجہ کو پا لیا۔"

پس حقیقۃً حضرت ام المومنین کا مقام بہت ہی بلند اور آپ کا وجود بہت ہی مبارک ہے۔ اور اس سے بڑھ کر برکت کا کیا ثبوت ہوگا کہ خود خدا نے آپ کو اپنے پاک مسیح کے لئے چنا اور آپ کو نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی بلکہ تمام مومنوں کی ماں قرار دیا۔ حق یہ ہے کہ آپ کے انفاسِ مبارکہ کے ذریعہ گویا ہم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ابھی تک زندہ ہیں۔ کیونکہ خاوند اور بیوی گویا ایک ہی وجود کا حکم رکھتے ہیں۔ اور مبارک بیوی کی زندگی میں مقدس خاوند کی زندگی کی جھلک نظر آیا کرتی ہے۔ اور ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ظاہری نسل میں سے ہیں۔ ہمارے لئے تو حضرت اماں جان کا وجود دوہری برکت اور دوہری نعمت اور غیر معمولی روحانی سہارے کا ذریعہ ہے۔ گذشتہ ایام میں میرے دل کو بعض پریشانیاں لاحق تھیں۔ میں ان دنوں میں حسب دستور حضرت اماں جان کی خدمت میں روزانہ صبح و شام حاضر ہوتا تھوڑی دیر پاس بیٹھ کر جو خدمت بھی میسر ہوتی بجا لاتا۔ اور پھر دعا کے لئے عرض کر کے واپس آجاتا۔ اور اس سے زیادہ کچھ نہ کہتا۔ کیونکہ نہ اس وقت میرا دل اس کی ہمت پاتا تھا۔ اور نہ حضرت اماں جان کی صحت اس کی اجازت دیتی تھی۔ ایک دن میں اسی طرح دعا کے واسطے عرض کر کے واپس آنے لگا۔ تو نہ معلوم کیا خیال آیا کہ مجھ سے از خود فرمایا:۔

"میاں مجھے تمہاری تکلیف کا علم ہے میں تمہارے واسطے دعا کرتی ہوں"

مائیں ہر ایک کی ہوتی ہیں۔ مگر ہم ایسی شفیق اور مبارک اور دعا کرنے والی ماں کہاں پائیں گے؟ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ اصل غرض یہ ہے کہ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءھا کا وجود حقیقۃً ساری جماعت کے لئے ایک بہت بھاری نعمت ہے۔ اور گو ایسے وجودوں کی برکت ان کے بعد بھی جاری رہتی ہے۔ کیونکہ ایسے مبارک وجود مقناطیس کا رنگ رکھتے ہیں۔ جو اپنے ساتھ چھونے والوں کو بھی برکت سے بھر دیتے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ زندگی کی برکت بالکل اور قسم کی برکت ہوتی ہے۔ جس کی مثال ایسی ہے کہ گویا ایک دھوپ میں چلنے والے شخص کے سر پر بادل کا سایہ ساتھ ساتھ رہے۔ اور پھر جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے حضرت ام المومنین مدظلہا صرف ہماری ہی ماں نہیں ہیں۔ بلکہ حقیقۃً سب احمدیوں کی ماں ہیں پس اب جبکہ ان میں کمزوری کے آثار زیادہ ظاہر ہو رہے ہیں۔ میں سب بھائیوں اور بہنوں سے عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ حضرت اماں جان کے لئے خصوصیت سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کی حالت میں جماعت کے سروں پر اور ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے۔ ان کی برکتوں کے سایہ کو لمبا کرے۔ اور ہمیں ان کی برکتوں اور دعاؤں سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق دے۔

آمین یا ارحم الراحمین

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۰/۱۱/۵۰

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا پیغام جماعت احمدیہ کے نام

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ)

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ ہر جماعت میں جمعہ کے خطبہ سے پہلے امام اسے پڑھ کر سنایا کرے

(۱) آپ وہ لوگ ہیں کہ جن کے سپرد اسلام کی آبیاری کا کام اللہ تعالےٰ نے کیا ہے

(۲) آپ وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے ساٹھ سال سے اس کام کو ہر قسم کی قربانی کر کے کیا ہے

(۳) آپ وہ ہیں جنہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کا مثیل قرار دیا ہے

(۴) آپ وہ ہیں کہ جنہوں نے درجنوں ملکوں میں تبلیغی مشن قائم کر کے اسلام کا جھنڈا بلند کیا ہے

(۵) آپ وہ ہیں کہ دشمن بھی آپ کے اس کام کی تعریف کرنے پر مجبور ہوتا چلا آیا ہے

(۶) آپ کے اس کام کی وجہ سے باوجود تھوڑا اور غریب ہونے کے لوگ آپکو بڑا اور امیر سمجھتے ہیں

(۷) آپ نے پندرہ سال اسلام کی خدمت کے لئے خاص بوجھ اٹھایا ہے

(۸) اب سولھویں سال میں کسی نہ کسی غفلت یا گناہ کی وجہ سے آپ کی قربانی میں ایک خطرناک کمی پیدا ہو گئی ہے

(۹) تبلیغ رک رہی ہے مشن بیکار ہو رہے ہیں مرکز معطل ہو رہا ہے

(۱۰) اسلام اور احمدیت کے سپاہیو! ابھی وقت ہے اٹھو! اور اس عارضی غفلت کے پردوں کو چاک کر کے کھڑے ہو جاؤ

(۱۱) تحریک جدید کے سولھویں اور چھٹے سال کے چندے فوراً ادا کر کے دنیا کو بتا دو کہ آپ اب بھی زندہ ہیں

(۱۲) میری جوانی میں آپ نے میرا ساتھ دیا۔ اب کہ میں بیمار اور کمزور ہوں۔ آپ کا فرض ہے۔ کہ پہلے سے بھی زیادہ میرا بوجھ اٹھائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو

خاکسار۔ مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح)

معذرت

ٹریکٹ ۱۰ جو بعنوان "منیک کو کچھ غم نہیں گو بڑا گرداب ہے" شائع ہوا ہے۔ اس میں امیر صاحب جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے متعلق ضمناً ایک تبصرہ تھا جو مجھے کرنے کا اختیار نہیں۔ مجھ سے ایسا کرنے میں غلطی ہوئی ہے ہر ملامت کرنے کا اختیار صرف خلیفۂ وقت کو ہے نہ کسی اور کو اس لئے مجھے افسوس ہے کہ مجھ سے یہ غلطی ہوئی ہے۔ کہ اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

اخراج از جماعت و مقاطعہ

محمد عبد اللہ ولد عبد الرحیم صاحب کشمیری دیہاتی مبلغ گروپ ۱۲ کو واہ ضلع کیمل پور میں مقرر کیا گیا تھا۔ ان کے معاندانہ رویہ کی وجہ سے بمنظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ان کو اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ احباب جماعت مطلع رہیں۔ (نظارت امور عامہ)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے عزیز منصور احمد کو مورخہ ۱۰/۱۱/۵۰ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار (چوہدری) غلام سرور اوکاڑہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

269

خطبہ جمعہ

۳۹

تم اگر خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہیں ہمیشہ کی زندگی بخشے گا

ہر ایک جو اسلام کی خاطر قربان ہونے کے لئے تیار ہے وہ ہمارا ہے اور جو اس میں کوتاہی کرتا ہے وہ ہمارا ہرگز نہیں ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳ نومبر ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ

مرتبہ: مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

گو میری کھانسی کو سندھ اور کراچی کی نسبت تو آرام ہے۔ لیکن اب یہ تکلیف ایسی حالت میں چل رہی ہے۔ کہ بعض دن تو ایسے آتے ہیں کہ دمہ کی کیفیت بالکل ہٹ جاتی ہے۔ اور سارا سارا دن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سینہ صاف ہو گیا ہے۔ لیکن یکدم دوسرے دن نئے سرے سے نزلہ پیدا ہو کر

سانس کی تکلیف

پیدا ہو جاتی ہے۔ بہرحال موجودہ کیفیت پہلے سے بیماری میں کمی پر دلالت کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو اس طرح کم ہوتے ہوتے یہ تکلیف ہٹ جائے گی لیکن اس سال اکثر عرصہ کھانسی کی تکلیف میں ہی گزارا ہے۔ (اس خطبہ کے دس دن بعد ایک یونانی جوشاندہ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے کھانسی قریباً ہٹ گئی ہے۔ دن بھر میں ایک یا دو دفعہ اٹھتی ہے۔ بعض دن تو بالکل نہیں اٹھتی۔ مگر آواز آگے سے زیادہ بیٹھی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مرض سے بھی شفا عطا فرمائے۔)

میں نے ایک اعلان حال ہی میں مرزا مبشر احمد کے متعلق کیا ہے (یہ اعلان صرف ان کی ذات کے متعلق ہے۔ اس کا تعلق کسی اور فرد سے نہیں ہے۔ نہ ان کے والد سے نہ بھائیوں سے نہ ان کی پھوپھی سے جن کے ہاں ان کی شادی ہوئی ہے۔ اور نہ بیوی سے وہ لوگ ان کے اس فعل سے بے تعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔) جو کل کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔

میں دیکھتا ہوں

کہ زمانہ کی رَو کا مقابلہ کرنے میں احمدی نوجوان بہت ہی کچے ثابت ہو رہے ہیں۔ اور واقفین میں سے بعض کے قدم لڑکھڑا رہے ہیں۔ اور وہ وقف سے بھاگنے کے مختلف بہانے بنا رہے ہیں۔ وہ بہانے ایسے تمسخر آمیز ہوتے ہیں کہ انسان سنکر حیران رہ جاتا ہے کہ ایک شخص جو عقل و دانش کا دعویدار ہے۔ وہ کس طرح یہ خیال بھی کر سکتا ہے کہ اس کی بے ہودہ باتوں کو دوسرے لوگ صحیح تسلیم کر لیں گے۔ بڑی چیز تو یہی ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بتایا ہے کہ جماعت کے اندر ایسے

جرموں کے لئے

غیرت کا مادہ

نہیں۔ اس قسم کا بے ایمان جب مخلصین جماعت کے پاس جاتا ہے۔ تو وہ اسے بڑے تپاک سے ملتے اور اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔ اور جب وہ بے ایمان اپنی بے ایمانی کو چھپانے کے لئے بے ایمانی دوسروں کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ مجھ سے ناانصافی کی گئی ہے۔ تو وہ اس پر اعتبار کر لیتے ہیں۔ وہ صرف یہ دیکھ کر کہ انہیں خلافت کے ساتھ تعلق ہے۔ اور اگر خلافت کے خلاف میں نے کوئی بات کہہ دی۔ تو یہ بگڑ جائیں گے۔ یوں کہہ دیتا ہے کہ دفتر والے سچی رپورٹ تو خلیفۂ وقت کے پاس کرتے ہی نہیں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ دفتر والے اپنے دفتر کے حالات سے اتنے واقف نہیں ہوتے جتنا میں واقف ہوتا ہوں۔ اور جہاں تک رپورٹوں کا سوال ہے۔ وہ ان کے خلاف رپورٹ نہیں کرتے۔ بلکہ عموماً یہی کوشش کرتے ہیں کہ ان پر پردہ پڑ جائے۔ کیونکہ مجھے علم ہے کہ خود

دفاتر تحریک جدید

میں بعض لوگ ایسے موجود ہیں جو وقف سے بھاگنا چاہتے ہیں۔ وہ ایسی رپورٹیں کر کے اپنے بھاگنے کے لئے رستہ کھولنا چاہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کے لئے مثالیں قائم ہو جائیں۔ اور وہ بھی وقف سے بھاگ سکیں۔ اس قسم کے منافق لوگ جب دیکھتے ہیں کہ مخاطب مخلص احمدی ہیں اور اگر انہیں یہ بتایا کہ خلیفہ بھی ایسا ہے تو وہ بگڑ جائیں گے۔ اس لئے وہ کہہ دیتے ہیں خلیفۂ وقت کو تو ان باتوں کا پتہ ہی نہیں۔ گویا وہ تو بھنگ پینے والا ایک مست آدمی ہے۔ اسے کیا پتہ ہے کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ اور یہ احمدی یہ نہیں سمجھتے کہ جب وہ منافق یہ کہتا ہے کہ دفتر والے خلیفۂ وقت کے

پاس غلط رپورٹیں کرتے ہیں۔ تو وہ کارکنوں کو بے ایمان اور ذرا نرم لہجہ میں خلیفہ کو احمق کہتا ہے۔ اور وہ لوگ یہ سنکر کہ اس منافق نے خلیفہ کو احمق کہا ہے۔ بڑے خوش ہوتے ہیں۔ لیکن وہ خلیفہ ہے کس کام کا جو لوگوں کی سچی جھوٹی باتیں سنکر ایک فیصلہ کر دیتا ہے۔ وہ دفتر کا ایک چپڑاسی بننے کے قابل بھی نہیں۔ کجا یہ کہ خلافت کا کام اس کے سپرد کیا جائے۔

وہ لوگ زندہ موجود ہیں جو جانتے ہیں کہ بعض دفعہ مجلس میں

پرائیویٹ سیکرٹری

تین تین ماہ بعد ایک خط پیش کرتا اور کہتا کہ اس میں فلاں آدمی یہ بات لکھتا ہے۔ اور میں کہتا یہ بات غلط ہے لاؤ خط نکالو۔ پھر وہ خط نکالتا تو جو میں کہتا وہ صحیح ہوتا۔ اور جو اس نے کہا ہوتا وہ غلط ہوتا۔ خدا تعالیٰ جس شخص کو خلافت پر کھڑا کرتا ہے۔ وہ اس کو اپنے مطلب کے حافظے بھی دیا کرتا ہے۔ اور اسکو زمانہ کے مطابق علوم بھی عطا کرتا ہے۔ اگر وہ احمق۔ جاہل اور بے وقوف ہوتا ہے۔ جیسے یہ لوگ خیال کرتے ہیں تو اس کے کیا معنے ہیں کہ خلیفہ خود خدا بناتا ہے۔ اس کے تو معنے ہی یہ ہیں کہ جب کسی کو خدا خلیفہ بناتا ہے تو اسے اپنی صفات بخشتا ہے۔ اگر وہ اسے اپنی صفات نہیں بخشتا۔ تو خدا تعالیٰ کے خود خلیفہ بنانے کے معنے ہی کیا ہیں۔

اسی قسم کے کئی

احمق کہا کرتے ہیں

کہ فلاں نبی نے فلاں غلطی کی ہے۔ میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ اگر اس نبی نے غلطی کی ہے۔ تو خدا تعالیٰ نے اسے نبی کیوں بنا دیا وہ تمہیں نبی بنا دیتا۔ جیسے آجکل بعض ترقی پسند مسلمان بھی کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ کے حالات کے مطابق بعض ناقص

انتظام کئے تھے۔ ہم چونکہ ترقی یافتہ اور متمدن لوگ ہیں ہمیں اپنے زمانہ کے حالات کے مطابق انتظام کرنا چاہیئے حالانکہ سوال یہ ہے کہ کیا خدا تعالیٰ بھی بیوقوف تھا۔ جس تمہاری موجودگی میں نبوت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیدی۔ اگر نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نبوت کے اہل نہیں تھے۔ تو خدا تعالیٰ نے آپ کو نبوت کا مقام کیوں عطا فرمایا۔ یہ تو ایسا ہی احمقانہ عقیدہ ہے جیسے بعض غالی شیعہ کہتے ہیں کہ نبوت جبریل علیہ السلام حضرت علیؓ کے لئے لائے تھے لیکن غلطی سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دے دی۔ کیونکہ آپ دونوں ایک ہی مکان میں رہتے تھے۔ پس یہ بات تو درست نہیں کہ خلیفہ بے وقوف ہے

خلیفہ خدا کا بنایا ہوا ہے

اور خدا تعالیٰ نے اسے اپنی طاقتوں سے بھی حصہ دیا ہاں وہ مومن جو اس قسم کے منافقوں کی باتوں سے دھوکہ میں آجاتا ہے۔ وہ ضرور بے وقوف ہوتا ہے۔ اس کے سامنے ایک شخص اس کی ڈاڑھی نوچتا ہے۔ وہ خلیفہ کو بیوقوف میں احمق کہتا ہے۔ اور وہ واہ واہ کرتا جاتا ہے۔ اور اپنے ذہن میں یہ سمجھتا ہے۔ کہ اس نے بڑے اخلاص کا ثبوت دیا حالانکہ جب اس کی تشریح کی جائے۔ تو یہ اخلاص کا ثبوت نہیں ہوتا۔ عدم اخلاص کا ثبوت ہوتا ہے۔ کیونکہ اسکو اتنی بھی سمجھ نہیں اس گالی کو سمجھ سکے۔ جہاں اخلاص ہوتا ہے وہاں اس قسم کی باتوں سمجھنے کی طاقت بھی ہوتی ہے۔ تم ذرا کسی ماں کو دھوکہ دیکر دیکھو یہی تم اسکے بیٹے کو کہیں چوری کرتا دیکھ آؤ۔ اور اس کے سامنے کہو کہ تمہارا بیٹا چور ہے۔ تو وہ اس پر اعتبار نہیں کرے گی کہے گی تمہارا باپ چور ہو گا تمہارا دادا چور ہو گا۔ تمہارا پڑدادا چور ہو گا گو وہ غلو کر دیتی ہے۔ لیکن اس کے اندر

محبت کے جذبات

ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر تم اسکے بیٹے کے خلاف اسے یقین کرانا وہ نہیں مانتی۔ لیکن تمہاری یہ حالت ہے کہ ایک منافق تمہارے سامنے بیٹھ کر خلیفہ کو احمق بناتا ہے اور تم اسکی چال نہیں سمجھتے۔ نتیجہ ہے کہ منافق ترقی کر جاتے ہیں۔ جیسے کہتے ہیں کہ فلاں لڑکے میں خلاں چیز نے پرورش پائی۔ اسی طرح وہ منافق تمہارے ترقی کر جاتے ہیں۔ مگر یہ تو صاف ظاہر ہے کہ جس چیز کا خدا نے فیصلہ کیا ہے وہ ہو کر رہے گی۔ لیکن مارے کون جائیں گے؟ منافق جائیں گے۔ اور وہ لوگ مارے جائیں گے۔ جو ان کی ہاں میں ہاں ملا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے اب تک کبھی ایسا ہوا ہے کہ خداتعالیٰ کی قائم کردہ جماعت کو کوئی نقصان پہنچا ہو۔ اگر حضرت آدم علیہ السلام سے اب تک کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ

خداتعالیٰ کی قائم کردہ جماعت

کو نقصان پہنچا ہو۔ تو کیا اب ایسا ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت کو کبھی نقصان نہیں پہنچا۔ بجلیاں گرتی ہیں۔ آندھیاں چلتی ہیں۔ طوفان آتے ہیں۔ لیکن جب دنیا سمجھتی ہے کہ ان بجلیوں نے انہیں جلا دیا ہوگا۔ ان طوفانوں اور آندھیوں نے انہیں مٹا دیا ہوگا۔ تو جب وہ چیزیں ہٹتی ہیں نہ پانی انہیں اپنی جگہ سے ہٹاتا ہے۔ اور نہ طوفان انہیں اپنی جگہ سے ہٹاتے ہیں۔ سمندر سمٹ کر اپنی جگہ پر چلا جاتا ہے۔ لیکن وہ خدا کے بندے اپنی جگہ پر کھڑے ہوتے ہیں۔ بجلیاں گر کر اور جل کر خود متفرق ہو جاتی ہیں لیکن وہ صحیح سلامت نکل آتے ہیں۔ پس وہ خدا جس نے شروع سے ہی بنی نوع انسان میں یہ قانون جاری کیا ہے اسے بدلے گا نہیں بلکہ یہ قیامت تک چلتا چلا جائے گا۔

یہ ایک

موٹی بات ہے

کہ کوئی شخص اپنے جرم کا اقرار نہیں کیا کرتا۔ الا ماشاء اللہ۔ پھر یہ خیال کر لینا کہاں تک درست ہو سکتا ہے کہ منافق خود تمہارے پاس آکر کہے گا کہ وہ غدار تھا بے ایمان تھا اس لئے جماعت سے اسے نکال دیا گیا ہے کیا تم نے کبھی ایسے چور اور ڈاکو دیکھے ہیں جو چوری اور ڈاکہ کا جرم کر کے اسے تسلیم کر لیتے ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض جرم ایمان دار سے بھی ہو جاتے ہیں مثلاً ایک شخص کسی پر ناراض ہو کر اسے تھپڑ مار دیتا ہے اب تھپڑ مارنا جرم تو ہے لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ایسا جرم کرنے والا ایمان دار نہیں۔ مگر یہ کہ فلاں ایماندار مرتد ہے درست نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ دونوں چیزیں اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ ہم یہ مان سکتے ہیں کہ فلاں شخص نے فلاں کا مقاطعہ کر دیا اور وہ ایماندار بھی ہے۔ فلاں شخص نے فلاں کو تھپڑ مار دیا اور وہ ایماندار بھی ہے۔ لیکن یہ کس طرح مان سکتے ہیں کہ فلاں شخص ایمان دار بھی ہے اور مرتد بھی ہے۔ یا فلاں شخص خدا پرست بھی ہے اور دہریہ بھی ہے۔ یہ دونوں چیزیں ایک وقت میں ایک شخص میں اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ جب ایک شخص ہے ہی بے ایمان پھر وہ ایمان دار کیسے ہو سکتا ہے۔

دوسری بات

یہ ہے کہ جو بے ایمان ہے وہ یہاں آکر ایمانداری کیوں دکھائے گا۔ جو شخص ہے ہی بے ایمان وہ تمہارے پاس آکر ایمانداری کے ساتھ واقعات بیان کیسے کر سکتا ہے کہ خلیفہ یوں کرتا ہے یا کارکن خلیفہ کے پاس صحیح رپورٹیں نہیں کرتے۔ ایک شخص کے متعلق جب پہلے ہم فیصلہ کر لیں کہ وہ بے ایمان ہے اور پھر اس سے پوچھیں کہ تیری کیا رائے ہے تو وہ تو جھوٹ ہی بولے گا۔

پس ان حالات کی وجہ سے ضروری ہو گیا ہے کہ

ہم سختی کے ساتھ

ان باتوں کو مٹائیں اور دور کریں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر سختی ہوگی تو جماعت میں پراگندگی اور بے اطمینانی پیدا ہو جائے گی۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ ہمارے لئے وہ دن ہی کب آیا ہے جب ہمیں بے اطمینانی نہ ہو۔ ہمارا کام تو ایمانداری کو قائم کرنا ہے۔ ہم وہ کام کریں گے جو سچائی ہمیں سکھاتی ہے۔ اگر ایسا کرنے سے جماعت میں پراگندگی اور بے اطمینانی پھیلتی ہے تو اس کی ذمہ داری خداتعالیٰ پر ہے ہم پر نہیں۔ اگر ہماری جماعت خداتعالیٰ کی ہی قائم کردہ ہے تو وہ خود اس بے اطمینانی کو دور کر دے گا۔ ہمیں گھبراہٹ ہی کیا ہے اور اگر ہم نے اپنی مرضی سے یہ کارخانہ بنایا ہوتا تو ہمیں فکر بھی ہوتی۔ یہ سلسلہ تو خداتعالیٰ کا قائم کردہ ہے اس لئے ہمیں گھبرانے اور فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کے پاس ایک دفعہ ایک شخص آیا۔ وہ خیر خواہی کے جذبات رکھتا تھا۔ ویسے غیر احمدی تھا۔ لیکن اس میں عقل اور اخلاص نہیں پایا جاتا تھا جو ایک احمدی میں پایا جاتا ہے۔ ویسے آپ کی کتب کا مطالعہ کرنے کی وجہ سے وہ متأثر تھا اور سمجھتا تھا کہ جو بدسلوکی مولویوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کی ہے وہ انہیں نہیں کرنی چاہیئے تھی کیونکہ آپ نے اسلام کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ وہ آپ کے پاس آکر کہنے لگا۔ مولوی لوگ جب آپ کو برا بھلا کہتے ہیں تو میں دل سے ان کی مخالفت کرتا ہوں۔ لیکن میں نے چاہا کہ خود دل کو آپ کے سامنے اپنی رائے پیش کر دوں۔ اور وہ یہ ہے کہ میرے خیال میں آپ نے مسیح موعود کا دعویٰ کرنے اور وفات مسیح کا مسئلہ پیش کرنے میں جلد بازی سے کام لیا ہے۔ اگر آپ حسن تدبر سے کام لیتے تو مولوی آپ کی ایسی مخالفت نہ کرتے آپ نے فرمایا پھر مجھے کیا کرنا چاہیئے تھا

اس شخص نے کہا

آپ کو یہ کرنا چاہیئے تھا کہ آپ مولویوں کو عمدہ عمدہ کھانے کھلاتے اور نذریں دیتے اور پھر ان کے سامنے آپ یہ بات پیش کرتے کہ ہماری کتابوں میں جو لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور آسمان پر زندہ موجود ہیں اس سے عیسائی لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ وہ ہر جگہ مسلمانوں کو فریب دے رہے ہیں اور انہیں عیسائی بنا رہے ہیں۔ جب حکومتیں عیسائی ہو گئیں تو پھر علماء کی قدر کیا رہ جائے گی وہ کہتے۔ ہاں بات تو ٹھیک ہے۔ پھر خود ہی کہتے کہ آپ کو ہی یہ بات سوجھی ہے آپ ہی بتائیے اس کا توڑ کیا ہے۔ پھر آپ کہتے۔ میرے نزدیک اگر ہم یہ کہہ دیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے ہیں وہ آسمان پر زندہ موجود نہیں تو ایک حد تک عیسائیوں کا زور ٹوٹ جائے گا۔ اور سب مولوی کہتے واہ واہ سبحان اللہ کیا اچھی بات کہی ہے جب وہ سب کے سب

خوشی کا اظہار

کر دیتے تو آپ کہہ دیتے۔ مگر ایک دقت ہے۔ ہماری کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر آئیں گے اس کا ہم کیا جواب دیں گے۔ وہ کتابیں لا کر ہمارے سامنے رکھ دیں گے۔ تو وہ سب کہتے یہ تو بڑی دقت ہے لیکن آپ ہی اس کا کوئی حل بھی بتائیں آپ۔ کہتے مشکل تو بڑی ہے لیکن اگر ہم کہہ دیں کہ یہ سب باتیں استعارہ اور مجاز کے طور پر ہیں اور ان کا مطلب یہ ہے کہ آنے والا عیسیٰ اسی امت میں سے ہوگا۔ تو یہ مشکل بھی دور ہو سکتی ہے۔ مولوی کہتے واہ واہ سبحان اللہ یہ بات تو آپ نے بڑی اچھی کہی ہے۔ جب وہ اس حد تک پہنچ جاتے تو آپ کہتے ایک اور دقت یہ بھی ہے کہ جب ہم کہیں گے عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے اور وہ موعود جس کے آنے کی کتابوں میں خبر دی گئی ہے وہ اسی امت میں سے ہوگا۔ تو مخالفین کہیں گے اچھا وہ آنے والا کہاں ہے۔

اس کا علاج

تو یہی ہو سکتا ہے کہ ہم کہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیلی نبیوں کی مانند ہیں پس وہ آنے والا اسی امت میں سے ہوگا اور ہم میں سے ایک ہی کھڑا ہو جائے اور وہ دعویٰ کرے کہ وہ موعود جس کے آنے کا کتابوں میں وعدہ دیا گیا تھا وہ میں ہی ہوں۔ آپ جانتے ہیں مولویوں میں آپس میں کتنا حسد ہے وہ کبھی بھی کسی دوسرے کے متعلق نہ کہتے کہ فلاں بڑا مولوی ہے وہ اس طرح کا دعویٰ کرے۔ وہ سب یہی کہتے کہ پھر آپ ہی بسم اللہ کیجئے اس طرح بغیر مخالفت کے آپ سب کام کر سکتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ باتیں سن کر مسکرائے اور فرمایا۔ مولوی صاحب اگر میں نے یہ کام منصوبہ بازی سے کرنا ہوتا تو میں اسی طرح کرتا جس طرح آپ نے بتایا ہے۔ مگر مجھے تو خداتعالیٰ نے کہا ہے کھڑا ہو جا اور میں کھڑا ہو گیا۔ اب اگر مولوی مخالفت کرتے ہیں تو کرتے رہیں۔ اسی طرح ہم نے بھی یہ سلسلہ منصوبہ بازی سے چلایا ہوتا تو ہمیں فکر بھی ہوتا یہ سلسلہ تو خداتعالیٰ نے خود قائم کیا ہے اور اگر یہ سلسلہ خداتعالیٰ نے ہی جاری کیا ہے تو کون ہے جو ہمارے مقابلہ میں کھڑا ہو سکے

پس

یہ وسوسے ہیں

کہ اگر ہم نے سختی کی تو جماعت میں بے اطمینانی اور پراگندگی پھیل جائے گی۔ اگر ہم کوئی ایسا سخت لفظ استعمال کر دیتے ہیں جو خداتعالیٰ کے منشاء کے خلاف ہے تو چاہے فتنہ پیدا ہوا نہ ہو۔ وہ برا ہے اور اگر ہم کوئی ایسا نرم لفظ استعمال کرتے جو اللہ تعالیٰ کے منشاء کے خلاف ہے تو خواہ وہ کتنے ہی دل موہ لے ہم پھر بھی گڑھے میں گریں گے بچیں گے نہیں۔

پس خداتعالیٰ کے منشاء سے جو سلسلہ قائم ہوا ہے وہ ایسی تدبیروں سے ہی فتح پائے گا۔ جو تدبیریں دینی ہیں اور ناجائز ہیں ان سے وہ نہیں جیتے گا۔ یہ درست نہیں کہ خداتعالیٰ تدبیر نہیں کرتا۔ خداتعالیٰ بھی تدبیر کرتا ہے جیسے

قرآن کریم میں

وہ فرماتا ہے ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین دشمن نے بھی تدبیر کی اور خداتعالیٰ نے بھی تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ پس یہ مطلب نہیں کہ تدبیر نہیں کرنی چاہیئے۔ تدبیر کرنی چاہیئے۔ لیکن وہی تدبیر کرنی چاہیئے جو خداتعالیٰ کے منشاء کے مطابق ہو۔

پس یہ جماعت کی ایک کمزوری ہے جو منافقوں کو بڑھا رہی ہے۔ گو نتیجۃً وہ نہیں بڑھیں گے۔ تم میں سے اکثر ایسے ہیں جو ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں اور جہاں منافق کے تباہ ہونے کا ہم کو افسوس ہوتا ہے گو اتنا نہیں۔ وہاں مومن کے تباہ ہونے کا ہمیں بہت زیادہ افسوس ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ ایسا جوہر تھا جس کا بچایا جانا ضروری تھا۔ وہ ایسا جوہر تھا جو تاج میں لگنے کے قابل تھا۔ مگر بیوقوفی سے اس جوہر کے مالک نے اسے لوہار کے سپرد کر دیا جس نے اسے ہتھوڑے سے توڑ دیا۔ یہ صاف بات ہے کہ جوہر جوہری کے ہاتھ میں ہی اچھا لگتا ہے۔ اسی طرح ایمان کا جوہر مومن کے ہاتھ سے ہی جلا پائے گا۔ پس چاہیئے تھا کہ ایک مخلص اور ایمان دار شخص اپنا ایمان ایک کامل مومن کے سپرد کرتا مگر اس نے اسے ایک منافق کے سپرد کر دیا۔

اس کی مثال

ایسی ہی ہے جیسے ایک بیوقوف ہیرے والے نے اپنا ہیرا کاٹنے کیلئے بجائے جوہری کے لوہار کو دیدیا پس یہ مجبوری ہے جس کی وجہ سے ہم سخت قدم اٹھا رہے ہیں اور سخت قدم اٹھانے پر مجبور ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کیلئے تو یہ اور بھی شرم کی بات ہے کہ اس کے افراد دین کی خدمت سے جی چراتے ہیں۔ اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ ہر خاندان میں کچھ افراد کمزور بھی ہوتے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کا بھی ایک بیٹا تھا جس نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام کے ایک بیٹے نے بھی آپ کو قبول نہیں کیا تھا۔ حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی بھی تھی جو آپ پر ایمان نہ لائیں پس یہ بات درست نہیں کہ نبیوں کی اولاد خراب نہیں ہو سکتی ان کا خراب ہو جانا ممکن ہے۔ مگر کسی کے بگڑ جانے کا امکان اور چیز ہے اور اسے بگڑنا نہیں چاہیئے یہ اور چیز ہے یہ بات درست ہے کہ

نبی کے خاندان کے افراد

بگڑ سکتے ہیں لیکن انہیں بگڑنا نہیں چاہیئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو مخاطب کر کے

270
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ تم میں کیوں خرابیاں پیدا ہوں۔ جب کہ تمہارے گھروں میں ہر وقت قرآن مجید پڑھا جاتا ہے۔ اور ادھر کہتا ہے کہ اگر تم میں سے کسی نے کوئی کھلی بےحیائی کی۔ تو اُسے دگنی سزا ملے گی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے ممکن ہے کسی نبی کے خاندان کے افراد بگڑ جائیں لیکن انہیں بگڑنا نہیں چاہیئے۔ جہاں پر ہر وقت خدا تعالیٰ کی باتیں سنائی جائیں۔ وہاں ایسا کیوں ہو؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کو تو جتنی دنیاداری کی روح دنیا میں بڑھتی جائے۔ اُتنی ہی اُنہیں اپنے اندر دینی روح بڑھانی چاہیئے۔

اسلام رہبانیت نہیں سکھاتا۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ رہبانیت دے۔ تب بھی اُسے اختیار نہ کیا جائے۔

رہبانیت کے معنی

ہیں۔ خدا تعالیٰ نے غذا دی۔ لیکن تم اُسے پھینک دیتے ہو۔ خدا تعالیٰ نے کپڑا دیا۔ لیکن تم اُسے پھینک دیتے ہو اور پہنتے نہیں۔ اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں اچھا لباس نہیں دیا۔ اور تم پھر بھی اچھا لباس طلب کرو۔ خدا تعالیٰ نے تمہیں اچھا کھانا نہیں دیا اور پھر بھی تم اچھے کھانے کے پیچھے بھاگو۔ جب قرآن کریم نے یہ فرمایا۔ کہ عیسائیوں نے رہبانیت کے مسئلہ کو اپنے پاس سے بنا لیا۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فرمایا۔ کہ لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْإِسْلَامِ۔ اسلام میں رہبانیت نہیں۔ تو اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ خدا تعالیٰ اگر کسی کو غربت میں رکھے۔ تب بھی وہ غربت میں نہ رہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ خدا تعالیٰ اگر کسی کو رزق طیب دے۔ تو وہ اُسے رد نہ کرے۔ جس کو خدا تعالیٰ رزق طیب دیتا ہے۔ اور وہ اُسے رد کر دیتا ہے۔ وہ ناشکرا ہے۔ اور جس کو خدا تعالیٰ رزق طیب نہیں دیتا۔ اور وہ طلب کرتا ہے۔ تو وہ بےصبرا اور حریص ہے۔ بہرحال جس کو خدا تعالیٰ نے رزق طیب دیا ہے۔ وہ اُس سے بہتر ہے جس کو اس نے رزق طیب نہیں دیا۔ ایک شخص کو اگر خدا تعالیٰ نے نبی کے خاندان سے بنا دیا ہے تو یہ ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ جس کے مقابلے میں روپے اور سونے چاندی کوئی حقیقت نہیں رکھتے اگر کوئی شخص اس نعمت کو چھوڑ کر کہیں اور جگہ چلا جاتا ہے۔ تو وہ ناشکرا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ نبی کی اولاد ہونا کوئی بڑی نعمت نہیں

بڑی نعمت

یہ ہے۔ کہ میں روپیہ۔ سونا اور چاندی کماؤں ہاں وہ شخص بھی احمق ہے۔ جو جائز طور پر کمائی کرنے سے منع کرتا ہے۔ دین کی خدمت کرتے ہوئے اگر کوئی اور کام کرے تو اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ کمائی اس کے لیئے حلال نہیں۔ ابتدائی اسلام کے صوفیاء کا یہ رنگ نہیں تھا۔ کہ لوگ انہیں کھلائیں۔ ہم کتابوں میں اکثر پڑھتے ہیں۔ کہ فلاں صوفی اپنے ہاتھ سے کپڑا بناتا تھا۔ فلاں موچی تھا اگر ان کے لئے کپڑے بنا کر یا موچی کا کام کر کے معیشت کمانا ناجائز تھا۔ تو زمینداری اور کارخانہ کے ذریعہ بھی معیشت کمانا ناجائز ہے۔ بشرطیکہ اکثر وقت دینی کاموں میں لگے۔ اگر یہ چیز خلاف توکل ہوتی تو سارے صوفیاء اسی طرح کیوں روزی کماتے۔ ہاں کوئی کوئی ایسی مثال بھی ملتی ہے۔ کہ صوفیاء نے کمائی نہیں کی۔ بلکہ دوسروں کے سمجھانے پر بھی انہوں نے ایسا نہیں کیا۔

ایک بزرگ تھے

وہ ایسے رنگ کے بزرگوں میں سے تھے۔ جو کماتے نہیں تھے۔ اُن کے بیوی بچوں نے ایک بزرگ سے جس کے وہ زیر اثر تھے۔ اور اس کی عزت کرتے تھے۔ شکایت کی۔ کہ خدا تعالیٰ سے محبت کے یہ معنی تو نہیں کہ وہ ہمیں کمائی کر کے کھلائیں بھی نہیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت۔ ان گھریلو ذمہ واریوں سے آزاد تو نہیں کر دیتی۔ انہوں نے اسے صحیح تسلیم کیا۔ اور کہا۔ انہیں کوئی نہ کوئی کام بھی کرنا چاہیئے۔ اور انہیں کہلا بھیجا کہ آپ کوئی کام نہیں کرتے۔ آپ پر بیوی بچوں کی پرورش کی ذمہ داری بھی ہے۔ آپ اُسے پورا کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی کام بھی کریں۔ اُس بزرگ نے جواب میں کہلا بھیجا۔ کہ میں تو اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوں۔ اور بادشاہ کے گھر جا کر کوئی اپنے کھانے کا انتظام کرے تو بادشاہ خفا ہو جاتا ہے۔ جب انہیں یہ پیغام ملا تو انہوں نے کہا۔ کہ انہیں جا کر کہو

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے کہ مہمانی تین دن کی ہوتی ہے۔ اس کے بعد وہ سوال بن جاتا ہے۔ اس پر دوسرے بزرگ نے جو جواب دیا۔ اس میں شاید اُن کی کوئی غلطی تھی۔ یا ہو سکتا ہے۔ وہ اس مقام پر ہی ہوں جہاں خدا تعالیٰ روزی کمانا خود منع کر دیتا ہے بہرحال جب پیغامبر نے پہلے بزرگ کو یہ دوسرا پیغام دیا۔ تو انہوں نے کہا یہ بالکل درست ہے۔ کہ مہمانی تین دن کی ہوتی ہے۔ اور اس کے بعد سوال بن جاتا ہے۔ لیکن جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہمانی تین دن کی ہوتی ہے۔ اور اس کے بعد سوال بن جاتا ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ

إِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ۔

خدا تعالیٰ کا دن تمہارے ایک ہزار سال کے برابر ہوتا ہے۔ میں اگر تین ہزار سال سے زیادہ کھاؤں گا۔ تو بیشک اعتراض کرنا۔ اس طرح انہوں نے دوسرے بزرگ کو زیر کر لیا۔ لیکن یہ استثنائی صورتیں ہیں۔ بعض صورتوں میں دنیوی کام کرنے سے مناہی بھی آتی ہے۔ ایسی صورت میں انسان کا یہی کام ہوتا ہے۔ کہ وہ بیٹھ جائے اور کوئی کام نہ کرے لیکن جب مناہی نہ ہو۔ تو اس صورت میں دوسرا کام کونا جائز ہوتا ہے حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق آتا ہے۔ کہ وہ زرہیں بنا کر معیشت پیدا کیا کرتے تھے۔ اور ایک اور نبی کے متعلق آتا ہے۔ کہ وہ کپڑا بننے کا کام کیا کرتے تھے۔ اُس کے مقابلہ میں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کے متعلق آتا ہے کہ وہ کوئی کام نہیں کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے۔ میں اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوں یہ صورت بھی جائز ہوتی ہے۔ جب خدا تعالیٰ کہے۔ کہ تم کوئی کام نہ کرو۔ تو انسان کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ بیٹھ جائے۔ اور جب وہ ایسا نہ کہے۔ تو وہ بیشک کمائی کرے۔ لیکن اس رنگ میں کمائی کرے جو اُس کے دینی کام میں حارج نہ ہو۔ دین کی خدمت اس وقت بہت زیادہ اہم چیز ہے۔ اور اس وقت

سب سے زیادہ ذمہ داری

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان پر ہے۔ ان کی ساری عزت تو آپ کے ہی طفیل ہے۔ آخر اور مغل بھی تو ہیں۔ انہیں کیوں یہ درجہ حاصل نہیں۔ میرے علم میں تو نہیں۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ پنجاب میں اور ایسے مغل بھی پائے جاتے ہوں۔ جن کی جائیدادیں ہماری جائیداد اور ان سے زیادہ ہوں۔ اُن کی آمدنیں ہماری آمدنوں سے زیادہ ہوں۔ لیکن کیا اُن کی اس طرح عزت ہوتی ہے۔ جیسے تمہاری۔ میرے گھوڑے کا سائیس بھی ایک مغل تھا۔ ویسے تو وہ میرا چچا بنتا تھا۔ لیکن بچپن کی بیوقوفی کی وجہ سے اور کچھ اس وجہ سے بھی کہ مجھے اس کا علم نہیں تھا۔ کہ اس سے میرا کوئی خاندانی رشتہ ہے۔ ایک دن میں نے اُسے سختی سے ڈانٹا۔ کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے بلایا۔ اور فرمایا۔ تمہیں پتہ نہیں یہ بھی مغل ہے۔ بیچارہ غریب ہو گیا تھا۔ اس لئے اُس نے ہماری ملازمت کر لی ہے۔ ویسے وہ رشتہ میں تمہارا چچا لگتا ہے۔

پس ہم بھی اس قسم کے تھے۔ ہمیں یہ مقام ملا۔ تو اس لئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ایک وقت ایسا آئے گا۔ جب اسلام دنیا سے اُٹھ جائے گا۔ تو خدا تعالےٰ

رِجَالٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِس

کو کھڑا کرے گا۔ جو اسلام کو دوبارہ زندہ کریں گے بیشک یہ فقرہ ایک پیشگوئی ہے۔ مگر یہ فقرہ ایک اپیل بھی ہے۔ یہ فقرہ ایک آواز ہے۔ رجالٌ فارس کے لئے کہ خدا تعالیٰ کا رسول تمہیں دین کی خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ حنین کی جنگ میں جب مسلمانوں کو ایک تنگ درہ میں سے گزرنا پڑا۔ اور دشمن دونوں طرف پہاڑیوں سے تیر برسا رہا تھا۔ نو مسلم ...... آگے آگے چل رہے تھے۔ تا وہ اپنی بہادری کا مظاہرہ کریں۔ جب دونوں طرف سے تیر پڑے۔ تو وہ بے تحاشہ پیچھے بھاگے۔ ان کے گھوڑوں اور اونٹوں کی وجہ سے صحابہؓ کے گھوڑے اور اونٹ بھی بدک کر بھاگے اور ایک وقت ایسا بھی آیا۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد صرف بارہ آدمی رہ گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنی سواری سے اُتر کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ آگے بڑھنے کا وقت نہیں۔ آپ تھوڑی دیر کے لئے پیچھے ہٹ آئیں۔ یہاں تک کہ اسلامی لشکر جمع ہو جائے اور اُسے ساتھ لے کر دوبارہ آگے بڑھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوبکرؓ میری سواری کی باگ چھوڑ دو۔ چنانچہ آپ نے باگ چھڑا لی۔ اور سواری کو ایڑی لگائی۔ اور آگے بڑھتے ہوئے فرمایا۔

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب۔ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب

میں خدا کا نبی ہوں۔ جھوٹا نہیں ہوں۔ اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ پھر ایک اور ریلہ آیا۔ اور اس وقت سوائے ایک شخص کے جو دل میں ابھی کافر تھا اور اُس کا ارادہ تھا کہ کوئی موقع پائے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دے اور کوئی شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ رہا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے پاس بلایا۔ اور کہا آگے آؤ۔ وہ شخص کہتا ہے۔ میں نے دل میں سمجھا کہ موقعہ مل گیا ہے۔ اب میں محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر کے ہی آؤں گا۔ میں آگے آیا۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ خدا تعالےٰ تیرے دل سے بغض دور کرے یہ کہہ کر آپ نے ہاتھ بڑھایا۔ اور میرے دل پر رکھ دیا سو وہ شخص کہتا ہے۔ میں وہاں اس لیئے گیا تھا تا آپ کو قتل کر دوں۔ لیکن جب میں نے یہ فقرہ سنا۔ ”خدا تعالےٰ تیرے دل سے بغض کو دور کرے“ اور آپ نے میرے دل پر ہاتھ رکھا تو میرے دل سے ساری دشمنیاں اور عداوتیں اُڑ گئیں۔ اور جس طرح ایک نہر پھوٹ جاتی ہے

آپ کی محبت

میرے دل میں داخل ہو گئی۔ پھر آپؐ نے فرمایا آگے بڑھو۔ اور لڑو۔ جونہی آپؐ نے فرمایا آگے بڑھو اور لڑو۔ میں نے تلوار سونت لی۔ اور آگے بڑھا۔ اور خدا کی قسم اگر اس وقت میرا باپ بھی زندہ

ہوتا۔ اور وہ میرے سامنے آجاتا۔ تو میں کسی خیال کے اس کی گردن کاٹ دیتا۔

ایک اور شخص ابو سفیان (مجھے یقین نہیں۔ کہ آیا یہ ابو سفیان حضرت معاویہؓ کے باپ تھے یا کوئی اور تھے) نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سواری کی رکاب پکڑ لی۔ اور ہاتھ میں تلوار لئے لڑتے بھی جاتے تھے اور آپؐ کے پاؤں کو بھی چومتے جاتے تھے۔ حضرت عباسؓ نے فرمایا۔ یارسول اللہؐ آپ دیکھتے نہیں۔ کہ آج سے کچھ دن پہلے یہ شخص کتنا دشمن تھا اور آج یہ کس قدر آپؐ کا عاشق ہے۔ اس وقت آپؐ نے فرمایا۔ عباسؓ تمہاری آواز بلند ہے۔ آواز دو۔ اے انصار اور اے اصحاب بقرہ

خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے

حضرت عباسؓ نے نہایت ہی بلند آواز سے جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام سنایا۔ تو اس وقت صحابہؓ کی جو حالت ہوئی۔ اس کا اندازہ صرف انہی کی زبان سے حالات سنکر لگایا جاسکتا ہے ایک صحابی کہتے ہیں کہ جب کفار کے دوڑنے کی وجہ سے ہمارے قدم اکھڑ گئے۔ جب کفار کے گھوڑے اور اونٹ ہمارے پاس سے گذرے تو ہمارے گھوڑے اور اونٹ مجنونانہ طور پر بے تحاشا بھاگے ہم نے اس خیال سے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پیچھے رہ گئے ہیں اپنی سواریوں کو پیچھے موڑنا چاہا۔ ہمارے ہاتھ باگیں موڑتے موڑتے زخمی ہو گئے تھے۔ لیکن باوجود پورا زور لگانے کے سواریاں پیچھے مڑنے کا نام نہ لیتی تھیں بعض دفعہ ہم باگیں اس زور سے پیچھے کھینچتے تھے کہ سواری کا سر اس کی پیٹھ کو لگ جاتا تھا لیکن وہ اتنی ڈری ہوئی تھیں کہ پیچھے نہیں مڑتی تھیں۔ ہم اس کوشش میں تھے کہ ہماری سواریاں پیچھے مڑ جائیں۔ لیکن بجائے پیچھے مڑنے کے پیچھے کو اور بھی تیز دوڑ پڑتیں

حضرت عباسؓ

کی آواز فضا میں گونجی اے انصار اے اصحاب بقرہ۔ خدا کا رسول تم کو بلاتا ہے۔ وہ صحابی کہتے ہیں۔ یہ آواز ہمیں انسان کی آواز معلوم نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ حشر کا دن ہے اور اسرافیل بول رہا ہے۔ جو جنون سواریوں میں تھا۔ وہ سودا دل میں آگیا۔ اور ہم نے باگیں اس زور کے ساتھ کھینچیں کہ سواریاں لہولہان ہو گئیں اور ہم نے انہیں واپس موڑ لیا۔ اور جن کی سواریاں پیچھے نہیں مڑتی تھیں۔ انہوں نے تلواریں نکالیں۔ اور اپنے ہاتھ سے ان کی گردنیں کاٹ دیں اور خود نیچے کود پڑے اور تھوڑی دیر میں جو میدان خالی تھا۔ وہ پھر بھر گیا اور دشمن شکست کھا گیا۔

ہوازن کے میدان میں جس طرح عباسؓ کے منہ سے یہ آواز گونجی تھی کہ اے انصار۔ اے اصحاب بقرہ خدا کا رسول تم کو بلاتا ہے۔ اسی طرح بخاریؒ کے منہ سے

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز

پھر گونجی۔ کہ ایک وقت آئے گا۔ جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابنائے فارس کو آواز دیں گے کہ اے ابنائے فارس، اسلام کی کھیتی تباہ ہو گئی ہے۔ قرآن کی حکومت مٹا دی گئی ہے۔ دشمن نے میدان مار لیا ہے اور اسلامی لشکر پیٹھ پھیر کر بھاگ گیا ہے۔ اے ابنائے فارسؓ جس طرح ایک وقت میں میں نے عباسؓ سے کہا تھا کہ بلند آواز سے پکارو۔ اے انصار اور اے اصحاب بقرہ خدا کا رسول تم کو بلاتا ہے۔ آج میں تمہیں مخاطب کرکے کہتا ہوں۔ اے ابنائے فارس خدا کا رسول تم کو بلاتا ہے عباسؓ کے منہ سے یہ آواز سنکر کہ اے انصار اور اے اصحاب بقرہ خدا کا رسول تم کو بلاتا ہے۔ انصار اور ان کو دیکھکر مہاجرین نے بھی تمام قسم کی روکوں کو دور کرکے اور ہر قسم کے خطرات کو نظر انداز کرکے لبیک کہتے ہوئے دشمن کی صفوں میں گھسنا شروع کر دیا تھا۔ ویسا ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ خطرہ کا وقت آج بھی آیا ہوا ہے اور آج بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز تمہیں بلاتی ہے۔ رجال فارس بیشک تمام احمدی ہیں۔ کیونکہ وہ ابن فارس پر ایمان لاکر اس کی روحانی اولاد ہو گئے ہیں۔ پس یہ آواز سارے ہی احمدیوں کے لئے ہے۔ لیکن یہ بہت بلند اور دوہری آواز

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد

اور آپ کے خاندان کے لئے ہے۔ آج وہی حالت ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے وقت میں اس طرح بیان فرمایا۔ کہ

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

یعنی چاروں طرف آج دنیا میں یزید کی فوجوں کی طرح کفر کی فوجیں پھیل رہی ہیں اور جس طرح امام حسینؓ بالکل بے یار و مددگار رہ گئے تھے۔ اسی طرح آج مسلمان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دولت آپ کا مال اور سرمایہ بے یار و مددگار رہ گئے ہیں۔ اسلام اکیلا میدان میں پڑا ہے۔ آخر کب تک یہ بات دنیا میں چلی جائے گی۔ کب تک ہم اسے دیکھینگے اور خاموش رہیں گے۔ کب تک ہم اپنی طاقت اور قوت کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور آبرو کے لئے خرچ نہیں کریں گے۔ اور چیزوں میں تو ڈھیل اور کوتاہی ہو سکتی ہے۔ لیکن جہاں تک

اسلام کے احیاء کا سوال ہے

کوئی ڈھیل اور کوتاہی برداشت نہیں کی جاسکتی ہر ایک جو اسلام کا ہے۔ ہر ایک جو اس کے لئے قربان ہونے کے لئے تیار ہے۔ وہ ہمارا ہے اور جو اس میں کوتاہی کرتا ہے۔ وہ ہمارا ہرگز نہیں ہے۔ جس طرح صحابہؓ نے اپنی ان سواریوں کی جو پیچھے نہیں مڑتی تھیں گردنیں کاٹ دیں۔ اسی طرح احمدی کا فرض ہے کہ وہ ہر ایسے شخص کا جو دین کی خدمت سے منہ موڑتا ہے تمثیلی قتل کر دے۔ یعنی اس سے قطع تعلق کرلے۔ عربی میں قتل کے معنے قطع تعلق کے بھی ہیں چنانچہ جب سعد نے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت ماننے سے انکار کر دیا۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ اقتلوا سعداً حالانکہ نہ آپ نے انہیں خود قتل کیا اور نہ کسی اور صحابی نے انہیں قتل کیا

مفسرین حدیث

کہتے ہیں کہ یہاں قتل کے معنے قطع تعلق کے ہیں چنانچہ صحابہؓ نے سعد سے بات چیت بند کر دی۔ تم بھی اگر خدا کے لئے غیرت دکھاؤ گے تو خدا تمہارے لئے غیرت دکھائے گا۔ تم اگر خدا تعالےٰ کے لئے قربانی کرو گے۔ تو خدا تعالےٰ تمہیں ہمیشہ کی زندگی بخشیگا۔ تم اگر خدا تعالےٰ کے نام کو بلند کرو گے۔ تو وہ تمہارے نام کو بلند کرے گا۔ دنیا میں اتنا عظیم الشان موقعہ خدمت کا نہ کبھی آیا ہے اور نہ آئے گا جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر آئندہ کوئی شخص پیدا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح آپ کا وہ شاگرد بھی پھر پیدا نہیں ہوگا۔ جو ایسے خطرے میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی خدمت کرے تمہارے نفس کے بہانے ہزاروں دفعہ تمہارے اعمال کو خوبصورت کرکے دکھائیں گے۔ لیکن کیا یہ بہانے جو انسان کو بھی دھوکہ نہیں دے سکتے۔ خدا تعالےٰ کو دھوکہ دے سکتے ہیں۔ جب تک تم اپنی جان۔ اپنا مال اور اپنا عزیز ترین وجود خدا تعالےٰ کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ تم خدا تعالےٰ کی نصرت ہرگز حاصل نہیں کر سکتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

مکرم مولوی نذیر احمد علی صاحب مبلغ مغربی افریقہ جو کافی عرصہ سے پھیپھڑوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ ۱۸ر نومبر کو مارسیلز سے روانہ ہو کر ۲۰ر نومبر کو لندن پہنچیں گے (انشاء اللہ) حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق کچھ عرصہ لندن میں بغرض علاج قیام کریں گے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مولوی صاحب موصوف کی صحت کاملہ عاجلہ و بخیریت واپسی کے لئے دردِ دل سے دعا فرماتے رہیں (وکیل التبشیر)

ثواب کے موقع سے فائدہ اٹھائیے

ربوہ میں آبادی کے نئے ہونے کی وجہ سے مہمانخانہ میں مہمانوں کے لئے سردی کے ایام کے لئے بستروں کا فقدان ہے۔ اگر مخیر احباب چند رضائیاں اور توشک ہمیں دے دیں تو یہ ان کے واسطے ایک مستقل ثواب کا موجب ہوگا۔ (ناظر ضیافت ربوہ)

اخبار ”سن رائز“ کے خریدار متوجہ ہوں

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہی ہوگا کہ ہمارا واحد انگریزی ہفتہ وار اخبار ”سن رائز“ اب بجائے لاہور کے ربوہ سے شائع ہوتا ہے۔ خریداران کو بذریعہ خطوط بقایاجات کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی جاچکی ہے۔ اب اس اعلان کے ذریعہ دوبارہ توجہ دلائی جاتی ہے کہ بقایاجات فوراً ارسال فرما دیں۔ تاکہ اخبار پہلے سے بڑھ کر ترقی کی راہ پر گامزن ہو۔ اور جو دوست ابھی تک اخبار کے خریدار نہیں ہیں وہ خریدار بننے کی کوشش کریں کیونکہ اس اخبار کو وہ اپنے لئے ہر لحاظ سے مفید پائیں گے۔ سالانہ چندہ پانچ روپیہ طلباء سے چار روپے۔ جلسہ سالانہ نمبر کے لئے ابھی سے آرڈر بک کرالیں۔ (مینیجر دی سن رائز ویکلی ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار اور خاکسار کی والدہ صاحبہ اور برادرم حقیقی بیمار ہیں۔ نیز خاکسار نے امسال میٹرک کا امتحان دینا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ بیماروں کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ نیز خاکسار کو میٹرک کے امتحان میں کامیاب کرے۔ خاکسار محمد عیسےٰ کارکن دفتر آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ (۲) ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی بیوی ہسپتال میں سخت بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ سردار عبدالرحمٰن بی۔ اے از بھلوال (۳) میری لڑکی اور میری ہمشیرہ کے بچے چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ احمد حسین کاتب۔

صاحبِ نصاب احبابِ جماعت زکوٰۃ باقاعدہ اور بانشرح مرکز میں بھیجیں

دفتر کے ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت مرکز سے متعلقہ جماعتوں سے اجتماعی طور پر ۳۲۶ احباب جماعت چندہ زکوٰۃ ارسال کرتے ہیں۔ حالانکہ اندرونِ پاکستان تقریباً چھ سو جماعتیں ہیں گویا دو جماعتیں مل کر ایک صاحب نصاب مہیا کر رہی ہیں۔ اس کی دو ہی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ یا تو صاحب نصاب احباب جماعت زکوٰۃ دیتے ہی نہیں یا دیتے ہیں تو اپنے اپنے ہاں ہی خرچ کر لیتے ہیں۔

پہلی وجہ کے ضمن میں عرض ہے کہ جیسے قرآن کریم میں کلوا کے ساتھ واشربوا آیا ہے ویسے ہی اقیموا الصلوٰۃ کے ساتھ وآتوا الزکوٰۃ بھی آیا ہے یعنی جیسے کھانا کھانے کے ساتھ پانی پینا جسمانی زندگی کے لئے لازمی ہے ویسے ہی نماز کے ساتھ زکوٰۃ (جسے خداتعالےٰ نے توفیق دی ہو) روحانی زندگی کے لئے لازمی ہے یعنی زکوٰۃ پانچ ارکان اسلام میں سے تیسرا رکن ہے جس طرح تارک الصلوٰۃ خارج از اسلام ہے اسی طرح صاحب نصاب تارک الزکوٰۃ خارج از اسلام ہے۔ دوسری وجہ کی تردید کی یہ غرض ہے کہ زکوٰۃ اجتماعی فریضہ ہے۔ اور زکوٰۃ کا امام وقت کے پاس پہنچنا لازمی ہے۔ پس احباب جماعت سے التماس ہے کہ زکوٰۃ باقاعدہ اور بانشرح مرکز میں ارسال فرمائیں۔

نظارت بیت المال ربوہ

سیکرٹریانِ مال جماعتہائے احمدیہ توجہ ہوں!

پہلے بھی بارہا اعلان کیا جا چکا ہے کہ مرکز میں چندہ بھجوانے وقت اس کی تفصیل بھی اس کے ہمراہ ضرور بھیجا کریں۔ لیکن بعض اوقات سیکرٹریان مال اس امر کی طرف توجہ نہیں دیتے جس کی وجہ سے ایسی بلاتفصیل آمدہ رقوم جب تک ان کی تفصیل نہ آئے متعلقہ جماعت کے حساب میں درج نہیں کی جا سکتیں۔ لہذا سیکرٹریان مال کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ چندہ جات کی رقوم مرکز میں بھجواتے وقت اس کی تفصیل ضرور ساتھ بھیجا کریں۔ اور زکوٰۃ کی رقم بھجواتے وقت ایک علیحدہ چٹھی نظارت بیت المال میں بھیجی جایا کرے جس میں صاحب نصاب کا مکمل پتہ ادا کردہ رقم زکوٰۃ اور المیت جس پر وہ رقم واجب الادا تھی درج ہو

نظارت بیت المال ربوہ

آپ کی قیمت اخبار دسمبر ۱۹۵۰ء میں ختم ہے

دی۔ پی کا انتظار نہ کریں۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایا کریں۔ سالانہ قیمت -/-/۲۴ روپے ششماہی -/-/۱۳ سہ ماہی سات روپے -/-/۷ ماہوار ۲½ روپے۔ اس شرح مذکورہ کے خلاف جو رقم آئے گی اس کو اڑھائی روپے ماہوار کے حساب سے درج کیا جائے گا۔

۲۲۲۹۵ مولوی عبد الرحمٰن صاحب
۲۲۲۹۶ ماسٹر عبد الکریم صاحب
۲۳۳۷۰ میاں وسیم احمد صاحب
۱۵۸۳۰ عبد الغنی صاحب
۱۶۶۵۵ دوست محمد صاحب
۱۵۶۸۳ چوہدری باغ دین صاحب
۲۰۹۸۳ شیخ محمد حنیف صاحب
۱۲۱۸۳ ڈاکٹر عبد الحمید صاحب
۲۳۳۰۶ سردار محمد اکبر خان صاحب
۲۳۳۹۴ عبد السمیع صاحب
۲۳۲۳۶ محمد صادق صاحب
۱۳۰۶۴ نواب الدین صاحب
۱۵۷۳۲ محمد خلیل الرحمٰن صاحب
۲۳۴۲۸ ڈاکٹر محمد اسلم صاحب
۲۱۶۱۱ شیخ محمد بشیر صاحب
۲۹۶۸ محمد رمضان صاحب خطبہ
۳۵۷۹ محمد شفیع صاحب ″
۴۰۱۱۸ ملک محمد شریف صاحب ″
۴۰۱۹ زین العابدین صاحب ″
۱۹۱۶ پیر محمد صاحب ″
۳۹۱۲ بشیر محمد صاحب ″
۲۳۴۰۰ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۱۵۴۸۸ ملک حبیب احمد صاحب
۲۰۲۶۳ حکیم فضل احمد صاحب
۲۳۱۶۵ میاں محمد اسمٰعیل صاحب
۲۳۴۰۴ این۔ اے خان صاحب
۲۳۳۰۹ استانی صاحبہ
۲۳۲۵۱ مرزا بشیر احمد صاحب
۲۱۷۹۸ محمود احمد صاحب
۱۸۲۸۹ چوہدری محمد سعید صاحب
۲۱۷۸۵ ملک مولا بخش صاحب
۲۳۳۹۸ سلطان بخش صاحب
۲۵۰۹ چوہدری فضل احمد صاحب
۳۶۷۲ محمد یوسف شاہ صاحب
۲۰۴۱۳ کرنل نور دین صاحب
۲۰۶۷۹ چوہدری غلام احمد صاحب
۲۲۰۶۹ سید رفیق احمد صاحب
۲۱۳۹۷ مولوی گہنا صاحب
۲۳۴۰۸ مولوی عبد الرحمٰن صاحب
۲۱۹۳۶ مولوی بدر دین صاحب

۲۲۰۷۰ محمد اقبال صاحب
۲۳۰۹۵ مولوی شریف احمد صاحب
۲۰۹۰۲ ماسٹر محمد دین صاحب
۲۳۴۰۹ شیخ عبد الحمید صاحب
۱۷۴۱۳ ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب
۱۵۷۲۳ ڈاکٹر عبد الحمید صاحب
۵۳۰۴ غلام مرتضیٰ صاحب
۱۱۴۳۴ فتح محمد صاحب
۲۳۲۸۴ محمد یعقوب صاحب
۲۳۴۰۳ عبد الحمید صاحب
۲۱۸۱۰ شیخ محمد عمر صاحب
۱۴۱۹۵ عبد الحق صاحب
۲۲۰۷۸ محمد اسلم صاحب
۲۱۴۸۸ ملک محمد ہاشم صاحب
۲۱۹۷۲ عبد الحمید صاحب
۲۳۴۱۲ محمد دین صاحب

۲۰۸۲۹ ملک بشیر بہادر خان صاحب
۲۱۴۷۲ عبد الحمید صاحب
۲۳۰۳۳ میر محمد بخش صاحب

ایڈریس درکار ہے

چوہدری بشیر احمد صاحب ممبر پاک ایئر فورس کا ایڈریس درکار ہے۔ اگر کسی دوست کو علم ہو یا وہ خود اس تحریر کو پڑھیں تو مطلع فرمائیں۔

میرزا لطاف الرحمٰن آف قادیان حال جسونت بلڈنگ لاہور

موسم سرما کا بے حد طاقت بخش تحفہ

جناب عالیجناب خان بہادر ابو الہاشم خان صاحب ایم اے سابق اسسٹنٹ ڈائرکٹر محکمہ تعلیم بنگال تحریر فرماتے ہیں

طبیہ عجائب گھر

سے میں نے زدجام عشق کی گولیاں منگوائی تھیں۔ جو خالص اور نادر اعلیٰ اجزاء سے مرکب تھیں۔ قیمت ایکماہ کورس ۴۰ روپے

جناب عالیجناب خان بہادر مولوی عطاء الرحمٰن صاحب ایم۔ اے سابق ہوم سیکرٹری حکومت آسام تحریر فرماتے ہیں

طبیہ عجائب گھر

کی تیار کردہ حبوب زدجام عشق کو بہت مفید پایا۔ ایک ماہ کا کورس اور ارسال فرمائیں۔ دو ہفتہ کورس سات روپے

طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۴۰۹ لاہور

خوشخبری

جرمن سیونگ مشین یونیورسل پہنچ گئی

جیسا کہ احباب کو اس سے قبل اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ جرمنی کی مشہور یونیورسل سیونگ مشین کے ایجنٹ ہم مقرر کئے گئے ہیں۔ دو ماہ کے انتظار کے بعد یہ مشینیں پہنچ گئی ہیں۔ اور اب انشاء اللہ لگاتار پہنچتی رہیں گی۔ جو احباب یہ مشین خریدنا چاہیں۔ یا ان کی ایجنسی لینا چاہیں وہ فوری ہم سے خط و کتابت کریں۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ جھنگ کے علاوہ باقی اضلاع کیلئے ایجنسیاں کھلی ہیں اور شرائط ایجنسی کے مطابق جو اصحاب ایجنسی لینا چاہیں خط و کتابت کریں۔

سینئر ماڈل کی قیمت -/-/۲۹۰ Rs Senior

جونیئر ماڈل کی قیمت -/-/۲۵۰ Rs Junior

وکیل التجارت تحریک جدید جودھامل بلڈنگ پوسٹ بکس نمبر ۲۳۶

دواخانہ خدمت خلق

زدجام عشق: سردیوں کا بے نظیر تحفہ خالص اور مکمل اجزاء سے تیار کردہ۔ قیمت ساٹھ ۶۰ گولیاں آٹھ روپیہ۔

اکسیر شباب: جن لوگوں کے باغ صحت میں خزاں کا موسم ڈیرہ ڈال لیتا ہے۔ یا جو لوگ اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں تباہ برباد کر چکے ہوں۔ ان کے لئے واحد علاج۔ قیمت بیس خوراک چھ روپے

جوہرِ جوانی: مادہ حیوانیہ کے کم ہو جانے کا بے نظیر علاج اکسیر شباب اور حب جوانی دونوں کا استعمال جسم میں بوقی طاقت پیدا کر دیتا ہے۔ قیمت پچاس گولیاں چار روپیہ

دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

تمام جہان کیلئے ایک ہی خدا ایک ہی نبی اور ایک ہی مذہب

انگریزی میں کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

تریاق اٹھرا حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وزارت خزانہ و تجارت کے افسروں کا پُول قائم کیا گیا

کراچی ۱۸ نومبر - چونکہ خزانہ تجارت اور امور اقتصادی کی وزارتوں میں کام کی نوعیت بہت ہی پیچیدہ ہے جس میں ماہران علم کی ضرورت ہے - حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ غیر منقسم شدہ ہندوستان میں وزارت خزانہ و تجارت کے افسروں کا جو پُول قائم تھا اسے یہاں بھی قائم کیا جائے اور اس میں توسیع بھی کی جائے -

ان تین وزارتوں اور اس کے ماتحت دفاتر میں اعلیٰ فرائض کی انجام دہی کیلئے ضروری ہے کہ یہاں کے افسر کو عام انتظامی تجربہ کے علاوہ اپنی ملازمت کے اوائل ہی میں پاکستانی مالیات ٹیکس اور حکومت کی عام اقتصادی حالت سے واقفیت پیدا ہو گئی ہو - خیال کیا جاتا ہے کہ ایسے پُول کے قیام سے خزانہ تجارت اور اقتصادی امور کی وزارتوں کو برابر اچھے اور ذہین افسر ملتے رہیں گے اور اس طرح اس مقصد کیلئے خاص واقفیت اور تجربہ والے افسروں کا ایک ماہر طبقہ تیار ہوتا رہے گا -

گزٹ آف پاکستان میں ایک تجویز شائع ہوئی ہے جس میں پول میں افسروں کی بھرتی کے قاعدے اور شرائط نیز ان کی تربیت اور تعیناتی پر بحث کی گئی ہے - (اسٹار)

اسلامی کانگرس میں شرکت کی عراق کو دعوت

بغداد ۲۱ نومبر - عراقی وزیر اعظم سے درخواست کی گئی ہے کہ بین الاقوامی اسلامی کانگرس میں عراق کو بھی شرکت کرنی چاہیئے - اس لئے کہ اس کے قاعدوں میں اب ایسی ترمیم کی جا چکی ہے کہ اس کی سرگرمیوں میں نجی اداروں کے علاوہ حکومتیں بھی شریک ہو سکتی ہیں یہ اپیل کانگرس کے سیکرٹری جنرل مسٹر حسین ملک نے کی ہے جس نے مسلم ممالک کے درمیان اقتصادی تعاون پر بہت زور دیا ہے معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم اس تجویز پر بغداد کی ایوان تجارت کے صدر سید کامل الخدیری سے مشورہ کریں گے - (اسٹار)

فلسطین کو واپس جانے کی تحریک

دمشق ۱۸ نومبر - اگر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی اس اجلاس کے دوران میں عرب پناہ گزینوں کو ان کے گھر واپس جانے کا مسئلہ نہ حل کر سکی تو عرب پناہ گزین اجتماعی طور پر فلسطین میں اپنے گھروں کو پیادہ واپس جانے کی تحریک ممکن ہے شروع کر دیں -

یہاں ایک ممتاز عرب پناہ گزین نے اسٹار کو بیان دیا اور کہا کہ پناہ گزینوں کی اکثریت کی یہی رائے ہے کہ آخری طریقہ یہی ہے کہ ہم خود واپسی کی تحریک شروع کر دیں - وہ اقوام متحدہ کی اس چار طاقتی تجویز پر اپنی رائے پیش کر رہے تھے کہ عرب پناہ گزینوں کے ان کے گھروں کو واپسی کی نگرانی کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے - (اسٹار)

پنجاب کے سیلاب زدگان کیلئے ۵۲۸۰ روپے

بغداد الجدید ۲۱ نومبر - پنجاب کے سیلاب زدگان کے امدادی فنڈ میں بھیجی والہ تحصیل فورٹ عباس کے باشندوں نے ۵۲۸۰ روپے کی رقم دی ہے - یاد ہو گا کہ حال میں ہارون آباد کے باشندوں نے اس فنڈ میں ۷۰۴۴ روپے ۱۸ آنے دیئے تھے - اس کے علاوہ بھی عوام اور سرکاری ملازمین اس فنڈ میں جی کھول کر چندے دے رہے ہیں - (اسٹار)

پنجاب مسلم لیگ نے اپنا انتخابی منشور شائع کر دیا

مسلم لیگ کا منشور ——— ایک نظر میں

زرعی اصلاحات:- (۱) جاگیروں اور انعاموں کی ضبطی (۲) موروثی مزارعین کو حقوق ملکیت (۳) غیر موروثی مزارعین کی بے دخلی کا استیصال (۴) پیداوار میں زمیندار کے حصہ کا تعین **دیہات سدھار:-** (۱) اشتمال اراضیات (۲) کواپریٹو فارمنگ (امداد باہمی سے زراعت) کا وسیع تر نفاذ - **مہاجرین کی آبادکاری:-** (۱) تمام دوکانوں اور مکانات کی عارضی منتقل الاٹمنٹ (۲) بڑے بڑے زمینداروں کے علاوہ تمام زمیندار مہاجرین کو پورا معاوضہ (۳) زمینوں کے مالک مہاجرین کے زائد لگان کی منسوخی (۴) پیداواری انڈیکس کی از سر نو ترتیب (۵) غریب کاشتکار اور چھوٹے دوکاندار کی امداد **تعلیم** (۱) پرائمری تک لازمی مفت تعلیم **مزدور:-** مزدوروں کو اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے تنظیم کے پورے مواقع (۲) مزدوروں کی بہبود کے لئے قوانین - **بے روزگاری:-** (۱) سڑکوں، مکانات اور نہروں کی تعمیر اور برق رسانی کے کام - **صنعت:-** (۱) روڈ ٹرانسپورٹ کی قومی ملکیت (۲) کپڑے، کھانڈ، کاغذ اور دوسری بڑی صنعتوں کی قومی ملکیت یا مملکت کا اشتراک - **تعمیرات عامہ:-** (۱) برق رسانی، نہروں اور سڑکوں کی تعمیر کے پراجیکٹ **مالیات:-** وزیروں اور بڑے بڑے سرکاری حکام کی تنخواہوں میں کمی (۲) ادنی ملازمین، پولیس، پٹواریوں اور استادوں کی تنخواہوں میں اضافہ - **نظم و نسق:-** (۱) رائے عامہ کا احترام **سیلاب:-** (۱) دریاؤں میں قابو کرنے کے طویل المیعاد اقدامات -

دس لاکھ بچوں کو دوپہر کا کھانا دیا جائیگا

واشنگٹن ۲۱ نومبر - معلوم ہوا ہے کہ اس سال امریکہ میں اسی لاکھ بچوں کو ان کی درسگاہوں میں دوپہر کا کھانا مہیا کیا جائے گا - یہ کھانا ان بچوں کو مفت دیا جائیگا جو اس کی قیمت ادا نہیں کر سکتے - اور جو قیمت ادا کر سکتے ہیں ان سے برائے نام قیمت لی جائے گی اس پروگرام میں ریاست ہائے متحدہ کے ۵۴ ہزار مدارس حصہ لے رہے ہیں - ان کے علاوہ کولمبیا - الاسکا ہوائی - پورٹو ریکو - اور ورجن آئی لینڈ کے بعض سکول بھی اس میں شرکت کر رہے ہیں یہ سکیم ۱۹۴۶ء میں پندرہ سال ہوئے جاری کی گئی تھی - اس کا مقصد قوم کے بچوں کی صحت کی حفاظت کرنا تھا - اس پروگرام پر محکمہ زراعت کی طرف سے عمل درآمد ہوتا تھا - یہ محکمہ ہی ریاست وار اس رقم کو تقسیم کرتا ہے جس کی منظوری امریکی کانگرس سالانہ دیتی ہے اس رقم کی مقدار کا دارومدار مدرسوں میں پڑھنے والے بچوں کی تعداد پر ہے - حکومت کے علاوہ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے غیر سرکاری ادارے بھی مناسب مقدار میں چندے فراہم کرتے ہیں - اسکے علاوہ محکمہ زراعت مدارس کو خاص قسم کی خوراک مہیا کرتا ہے - بالخصوص ایسی غذائیں جس میں پروٹین اور وٹامن سی کی بہتات ہوتی ہے گذشتہ سال اس قسم کی خوراک میں پیپر - مونگ پھلی کا مکھن - نارنگیوں کا رس - ٹماٹر اور دوسرے پھل اور ترکاریاں شامل تھیں - (یو - ایس - آئی - ایس)

برطانیہ عراق سے فضائی معاہدہ کا خواہاں ہے

بغداد ۲۱ نومبر - برطانوی حکومت نے عراق سے ایک دوگانہ فضائی معاہدہ مکمل کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے - (اسٹار)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا ادارہ "آزاد" خارج از اسلام نہیں ہے؟

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین کہ:-

ایک فرد یا گروہ جو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا ہے - مگر یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے - تو ان پر وحی نازل نہیں ہو گی - اور نہ ان کو الہامات وغیرہ ہوں گے آیا ایسا فرد یا گروہ جو یہ اعتقاد رکھتا ہے اس اعتقاد کی وجہ سے خارج از اسلام اور ارتداد کا مرتکب ہوتا ہے یا نہیں - بینوا توجروا

نوٹ

استفتاء کا خطاب عام ہے مگر سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری مولوی محمد علی صاحب جالندھری اور جناب مولانا محمد سلیمان صاحب ندوی خاص طور پر مخاطب ہیں - یہ فتوے براہ راست الفضل کو بھیجا جائے یا احراریوں کے آرگن "آزاد" میں شائع کرا دیا جائے - اس فتویٰ کی اسلئے ضرورت ہے کہ "آزاد" اخبار نے متواتر اپنا یہ اعتقاد ظاہر کیا ہے کہ مسیح علیہ السلام کے نزول پر ان کو کوئی وحی و الہامات وغیرہ نہیں ہوں گے

(ادارہ)

چیونٹیوں کے خلاف ایٹمی جنگ

کیپ ٹاؤن ۲۱ نومبر - جن دیو ہیکل چیونٹیوں نے درختوں کی چھالیں خراب کر کے جنوبی افریقہ کے پھلوں کی صنعت کو ہزاروں پاؤنڈ کا نقصان کیا ہے ان کے انسداد کیلئے ایٹمی ذخیرہ سے نکلے ہوئے ریڈیائی لہر رکھنے والے ذرات استعمال کئے جانے والے ہیں

ان چیونٹیوں کے انسداد کا واحد ذریعہ ملکہ چیونٹی کو ہلاک کرنا ہے - اس میں دشواری یہ ہوتی ہے کہ انکا پتہ نہیں چلتا - لیکن ایٹمی ذرات کے تجربے اس سلسلہ میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں - چیونٹیوں کو ایسا شربت پلایا جاتا ہے جس میں ریڈیائی مادہ موجود ہوتا ہے - سحر آسانی سے ملکہ تک ان کے پہنچنے کے راستہ کا گیگر ٹیلیوں کے ذریعے پتہ لگا لیا جاتا ہے - (اسٹار)